

## رواداری سیرت طیبہ علیہ وسلم کی روشنی میں

لفظ رواداری کا اصطلاحی مفہوم فکری، اعتقادی، نسلی، لسانی اور بنیاد پر کسی عصبیت کا ہونے بغیر تحمل و بردباری سے دوسرے کو برداشت کرنا ہے۔

مذہبی، دینی یا معاشرتی معاملات میں دوسروں کے ساتھ فراخ دلی یا وسیع الخیالی کا برتاؤ دوسرے کے نقطہ نظر کو برداشت کرنا، رعایت کارویہ، تحمل، وضعداری کا اظہار، ہر کس و ناکس سے برتاؤ اور نرمی کا سلوک وغیرہ (۱)۔

اسلامی نقطہ نظر سے رواداری کا مطلب مختلف اقوام، مختلف مذاہب، مختلف زبانوں اور کئی نسل کے لوگ جو اسلامی حکومت کی حدود میں قیام پذیر ہوں، کے ساتھ تعلقات اس طرز اور نیک برائی ہوں کہ عقود و رنگین، تحمل و برداشت سے کام لیا جائے کہ قدرت اور دسترس ہونے کے باوجود اپنے مخالف بات کو نظر انداز کیا جائے۔

رواداری کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ ہر نوع کے نسلی، لسانی، علاقائی اور مذہبی امتیازات اختلافات کے باوجود کوئی گوارا دینے سے برتر نہ ہو اور کوئی عربی بولنے والا غیر عربی کو کمتر اور حقیر نہ اور نہ علاقائی اختلاف کے جہاں کوئی کسی کی زندگی اور خون سے ہاتھ رکھے۔

رواداری کسی کمزوری کا نام نہیں بلکہ یہ شرف انسانی کا پرتو ہے جو انسان کے جوہر اصلی ہے۔ یہ رواداری خود اعتمادی کا دوسرا نام ہے، احساس کمتری کا شکار شخص کبھی بھی رواداری کا مظاہر نہیں سکتا۔ کیونکہ رواداری اسلامی تعلیمات کا تاثر ہے۔

اسلام سے قبل جتنے بھی مذاہب دنیا میں پائے جاتے تھے ان تمام کے پیروکار دوسروں کو اور خود کو بھی سمجھتے تھے۔ ان کے ہاں رواداری کا کوئی تصور نظر نہیں آتا۔ قرآن مجید نے اس عزم و ارادے کو نشہ بول کر لپی ہے۔ ﴿وَ قَالَ لَیْسَ بِالنَّبِیَّةِ الْیَهُودُ لَیْسَ بِالنَّبِیَّةِ النَّصَارَیْ عَلَیْہِمْ وَاَقَالِبِ النَّصَارَیْ لَیْسَ الْیَهُودُ عَلَیْہِمْ وَهُمْ یَتْلُوْنَ الْکِتَابَ﴾ (۲) (یہودیوں نے کہا عیسائی کا چہرہ نہیں ہے عیسائیوں نے کہا یہودی کسی چیز پر نہیں، بلکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں)۔ (البقرہ: ۱۱۳)

ہود و نصاریٰ اور  
رواداری



کے لیے تیار نہیں۔ ”یہود تورات کے سوا کچھ نہیں مانتے تھے، عیسائی تورات کے احکام نہیں مانتے تھے  
پندرہ اس کی اخلاقی نصیحتوں کو قبول کرتے ہیں تاہم انجیل سے پہلے کی دوسری آسمانی کتابوں کے متعلق  
سراپوں کا سا ادب و احتیاط کا پہلو بھی اختیار نہیں کرتے۔

تاریخ شاہد ہے کہ ایک ہی قوم سے تعلق رکھنے والے ان دو مذاہب میں سے جسے بھی قوت  
پر انداز حاصل ہوا اس نے دوسرے مذہب کو نیست و نابود کرنے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔ ۵۷۰ء میں  
میں میں ذوالنواس نامی یہودی بادشاہ کی حکمرانی تھی، اس کے زمانہ میں نجران میں عیسائیت عام ہو گئی تو  
ان نے عیسائیوں کو تہذیبی مذہب کا حکم بھیجا۔ جب عیسائیوں نے اپنا مذہب چھوڑنے سے انکار کر دیا تو وہ  
نجران و فوج کے ہمراہ نجران پہنچا اور مقامی باشندوں (نجرانیوں) کا بڑی بے رحمی سے قتل عام کیا۔ اس  
نہ بڑے بڑے گڑھے کھدوائے، ان میں آگ جلائی اور انہیں زندہ اس آگ میں جھونک دیا۔

علامہ طبری نے اس ظلم و ستم اور عدم رواداری کی درج ذیل وجوہات لکھی ہیں۔ ذوالنواس نے  
یہاں میں غلبہ اور غلو کے باعث نجرانیوں کو عیسائیت چھوڑنے اور یہودیت قبول کرنے کا حکم دیا۔

ایک یہودی کے دو بیٹے نجران میں مارے گئے، اس کے باپ کی شکایت پر اس نے نجرانیوں  
کو قتل بھیجا۔ اس کے نتیجے میں واقعہ اصحاب الاخذ و پیش آیا۔ جس میں یہودیوں نے عیسائیوں کے  
ذہب کو نیست و نابود کرنے کی کوئی کسر نہ چھوڑی۔ قرآن مجید کی سورۃ البروج میں اس واقعہ کی پوری  
تعمیل بیان کر دی گئی ﴿قُلِ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْاُخْدُوْدِ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿۳﴾﴾ (البروج ۳-۴)  
اس آیت کے قتل کر دیے گئے ایندھن والی آگ جب وہ اس پر بیٹھے تھے۔ ان آیات میں اسی واقعہ  
کا اشارہ ہے۔

ان تاریخی حقائق سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہود میں رواداری کا تصور معدوم تھا۔  
اسی طرح عیسائیت بھی جذبہ رواداری سے خالی نظر آتی ہے کیونکہ عیسائیوں کو بھی جب موقع  
ملا تو انہیں یہود کے ساتھ ایسا ہی سلوک برتنا پڑا۔

ہرگز نے عیسائی پارہیوں اور مذہبی راہنماؤں کے ایمان پر یہودیوں سے انتقامی جذبہ کے تحت  
کرم انجام لیا اور یہودی غمزدگی کا اس طرح قتل عام کیا کہ رومی لکھتے ہیں صرف وہی یہودی تھا۔

یہودیوں کی عدم رواداری

(۳) (البروج ۳-۴)

عیسائیوں کی عدم

جو ملک چھوڑ کر چلے گئے یا کہیں چھپ گئے (۴)۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”میں صرف اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لیے آیا ہوں، مجھے باقی دنیا سے تعلق نہیں“ (۵)۔

ڈاکٹر حمید اللہ اپنی رائے کا اس طرح اظہار فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں اور مذہبی مبلغوں کو بھی حکم دیا تھا کہ وہ چار دانگ عالم میں تو جائیں لیکن تبلیغ عیسائیت صرف اسرائیلی گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں میں کریں۔ اس پر مستزاد یہ تصور تھا کہ عمل کی کوئی اہمیت نہیں صرف ہم مذہبوں میں داخل ہونا ہی اتنا بڑا عمل ہے کہ وہ نجات ابدی کے لیے کافی ہے (۶)۔

### عرب محاسنہ اور عدم رواداری:

اسلام سے قبل عربوں میں مرکزیت کا فقدان ہونے کی وجہ سے معمولی باتوں پر جنگوں کا لانتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا اور نسل در نسل وحشیانہ جنگیں جاری رہتیں۔ ان لڑائیوں نے انتقام خون کی رسم پیدا کر دی (۷)۔

اہل عرب جنگ کو اونٹ سے تشبیہ دیتے تھے جو سب سے زیادہ منتقم مزاج جانور ہے (۸)۔ عرب جاہلیت کی جنگوں اور خون ریزیوں کو مؤرخین ”ایام العرب“ سے موسوم کرتے ہیں۔ جنگوں کی تعداد سیکڑوں سے زیادہ ہے۔ میدانی نیشاپوری نے ”کتاب الامثال“ میں ۱۳۲ لڑائیوں کے نام گوائے ہیں (۹)۔

تاریخ الجاهلیہ کے مؤلف ڈاکٹر عمر فروخ عہد جاہلیت کی جنگوں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”جاہلیت کی جنگیں اتنی زیادہ ہیں کہ انہیں کسی مخصوص عہد یا زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں کیا جا سکتا“ (۱۰)۔

اس کی وجہ ان کے خیال کے مطابق یہ تھی کہ عرب جاہلیت کی اقتصادی زندگی درحقیقت جنگوں کے گرد گھومتی ہے اور جنگیں مسلسل تھیں (۱۱)۔

زمانہ جاہلیت کی ان خونریز اور وحشیانہ انسان دشمن جنگوں میں حرب بسوس اور ”نفس و ذبیان“ کو مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ مؤرخ اندر جٹاٹ مسلسل چالیس برس جاری رہی۔ ایک حرب



کبھی کبھار ان کے بڑھانے پر

روداد اس کا نقشہ یوں کھینچتا ہے:

”دونوں قبیلے مٹ گئے۔ ماؤں نے اپنی اولادیں کھودیں۔ بچے یتیم ہو گئے۔ آنسو خشک نہیں

ہوتے، لاشیں دفن نہیں کی جاتیں“ (۱۲)۔

ہندومت  
عدم رواداری

نے ہی تحریریں شروع کیں۔

شدهی اور سنگھٹن کی تحریکوں کا مقصد ہی یہ تھا کہ ہندو ہو جاوے یا ہندوستان چھوڑ دو۔ اسی طرح  
ہندو کے علاوہ ہندوؤں کو دوسری زبان قبول نہیں۔ بلکہ ہندو ہونے کے لیے ہندوستان اور ہندو گھرانے  
میں ہونا ضروری ہے۔ ہندومت انسانی تاریخ میں ذات پات کی تفریق کا بہت بڑا علمبردار ہے۔  
ہندو معاشرتی اونچ نیچ اس معاشرہ میں نظر آتی ہے اس سلسلے میں کسی دوسرے معاشرہ میں نہیں ملتی۔  
ہندوؤں میں چار ذاتیں ہیں۔ برہمن، کھشتری، ویش اور شودر۔

شودر شعور ہونے کے باوجود بنیادی انسانی حقوق سے محروم ہے۔ عورت کو شوہر کی وفات کے  
بعد کے ہمراہ، سہی ہونا پڑتا ہے۔ یہ اس کی سعادت ہے۔ سیکولرازم کے دعووں کے باوجود کبھی  
ہندو مذہب کے لوگوں کو ہندوؤں نے برداشت نہیں کیا۔ اس کی مثال سکھوں کے ساتھ ہونے والے  
Golden Temple کے مظالم بہت معروف ہیں۔

اس کے علاوہ عدم رواداری کی سب سے بھیانک مثال ہندوستان میں آباد مسلمانوں کے  
ہاتھ مارو اور جنگ آمیز سلوک ہے۔ اس پر گجرات میں ہونے والے واقعات شاہد ہیں۔

کشمیری عوام کے ساتھ ڈھائے جانے والے مظالم عدم رواداری کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ہند  
میں داخل ہونے والی ہندو قوموں نے یہاں کے مفتوحین کو اچھوت قرار دیا تھا۔ ہزاروں سال سے اب  
میں اسی پر عمل موجود ہے اور بدھ ازم اور جین مت نے ہندوؤں کی نسلوں اور پشتوں کو تباہ کرنے میں اور  
تجزیہ و تفریق کے قائم کیے ہوئے مت نے بدھ لوگوں کو ہندوستان سے خارج کرنے میں جو کارنامے اس  
لک میں انجام دیے وہ عدم رواداری کی خوبی داستان ہیں (۱۳)۔

ہند اور رواداری:  
دور جدید ترقی اور گھبراہٹ  
سیٹلا سٹ نے فاصلوں  
رہی ہے۔  
ترقی یافتہ اقوام رواداری جیسی خوبی

